اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ؁ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل لاہور

یوم سہ شنبہ (منگل)

یکم جمادی الثانی ۱۳۶۹ھ

شرح چندہ
سالانہ ۲۱ روپے
ششماہی ۱۱ "
سہ ماہی ۶ "
ماہوار ۲½ "
فی پرچہ ۱؁

جلد ۳۸ | ۲۱ امان ۱۳۲۹ ہش | ۲۱ مارچ ۱۹۵۰ء | نمبر ۶۶

اخبار احمدیہ

لاہور ۲۰ مارچ - مکرم نواب محمد عبد اللہ خان صاحب کے متعلق ایک اطلاع کے مطابق آپ کی طبیعت آج کل کی نسبت بہتر ہے - الحمد للہ

لاہور ۲۰ مارچ - آج فضل عمر ہاسٹل کے طلباء نے تعلیم الاسلام کالج کے ایف اے اور بی اے کے آئندہ امتحانوں میں شامل ہونے والے طلباء کو دعوت الوداع دی - جس میں علاوہ کالج کے پروفیسرں کے بعض دیگر معززین جماعت کو بھی مدعو کیا گیا -

مسٹر کھوڑو کو قانوناً مرکزی اور صوبائی اسمبلیوں کی رکنیت سے علیحدہ نہیں کیا جا سکتا

سندھ چیف کورٹ نے مسٹر کھوڑو کی تنقیحات منظور کر لیں

کراچی ۲۰ مارچ آج سندھ کی چیف کورٹ نے اُس فیصلے کو ناجائز قرار دیتے ہوئے جس کی رو سے عوامی نمائندہ عہدوں کے حکام کو دستور ساز اسمبلی یا صوبائی اسمبلی کی رکنیت سے علیحدہ کرنے کے احکام جاری کئے گئے تھے - اور جس کی رو سے سندھ کے سابق وزیر اعظم مسٹر کھوڑو کو ۳ سالہ کے لئے مرکزی اور صوبائی اسمبلی کی رکنیت سے علیحدہ کیا گیا تھا - مسٹر کھوڑو کی علیحدگی کو ناجائز قرار دے دیا ہے -

مسٹر کھوڑو نے یہ تنقیح پیش کی تھی کہ عوامی نمائندہ عہدوں کی مبینہ بدانتظامیوں اور بدعنوانیوں کے تحقیق کے لئے جو خاص عدالت مقرر کی تھی - قانون کی نظر میں چونکہ اس عدالت کا قیام ہی ناجائز تھا - لہذا ایسی عدالت نے جو حکم مسٹر کھوڑو کے متعلق پاس کیا ہے وہ غلط اور خلاف قانون ہے سندھ چیف کورٹ نے اس تنقیح کو منظور کرتے ہوئے مسٹر کھوڑو کی مرکزی اور صوبائی اسمبلیوں کی رکنیت سے علیحدگی کو ناجائز قرار دیدیا ہے

برطانوی صنعتی وفد کی واپسی

کراچی ۲۰ مارچ - برطانیہ کا جو صنعتی وفد صنعتی گفت گو کے سلسلے میں کراچی آیا ہوا تھا - وہ آج واپس چلا گیا - اس قیام کے دوران میں اس نے حکومت کے نمائندوں سے کئی ملاقاتیں کیں -

اقلیتیں ایک مقدس امانت ہیں - پاکستان ان کی ہر ممکن طریق سے حفاظت کریگا

سلہٹ ۲۰ مارچ - آج تیسرے پہر سلہٹ میں تقریر کرتے ہوئے پاکستان کے وزیر اعظم آنریبل ڈاکٹر لیاقت علی خاں نے پاکستان کی اقلیتوں کو یقین دلایا کہ ان کی ہر ممکن طریقے سے حفاظت کی جائے گی - انہیں چاہیئے کہ وہ اطمینان سے اپنے گھروں میں رہیں - وزیر اعظم نے کہا اسلام اقلیتوں کے لئے بہترین ضمانت ہے جو لوگ انہیں اپنے گھروں کو چھوڑ کر چلے جانے کی انگیخت دلا رہے ہیں - وہ انہیں تباہی کی طرف لے جا رہے ہیں - لیکن اگر حکومت کے یقین تحفظ کے باوجود وہ جانا چاہیں - تو وہ جا سکتے ہیں - آپ نے کہا اقلیتیں پاکستان کے پاس ایک مقدس امانت ہیں - اور پاکستانی عوام اپنے قائد اعظم کی ہدایت کے مطابق عمل کرتے ہوئے اس مقدس امانت کی حفاظت کرنے میں کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہ کریں - جو لوگ مہاجرین کی حیثیت سے آ رہے ہیں - انہیں بھی ہر ممکن مدد بہم پہنچائی جائے - اور ان ذمہ داریوں کی انجام دہی کے ساتھ ساتھ ہر پاکستانی اپنے ملک کے دفاع کے لئے بھی تیار رہے - جس نے کہ ۲½ سال کے مختصر سے عرصے میں قوموں کی صف میں ایک نمایاں مقام حاصل کر لیا ہے - وزیر اعظم کو راجہ رام موہن راؤ کی ٹیپری ٹیپا رانی راؤ نے بتایا کہ یہاں عورتوں کی بے حرمتی یا اغوا کا کوئی واقعہ نہیں ہوا انہوں نے یہ بھی کہا کہ مشرقی بنگال میں تو امن قائم ہو چکا ہے - لیکن بھارت میں ابھی فسادات جاری ہیں - وزیر اعظم آج مہاجرین کے کیمپ کا معائنہ کرنے کے بعد ڈھاکے لوٹ گئے آپ نے وہاں مہاجرین اور اقلیتوں کے نمائندے سے ملاقات کی - آپ نے یہ بھی کہا کہ شرارت پسندوں کی سرکوبی میں حکومت کسی قسم کے لحاظ اور رحم سے کام نہ لے گی -

وزیر اعظم پاکستان کی تقریر

ڈھاکہ ۲۰ مارچ - وزیر اعظم پاکستان آنریبل ڈاکٹر لیاقت علیخاں بدھ کے روز ریڈیو پاکستان ڈھاکہ سے شام کو ۸ بجکر پندرہ منٹ پر تقریر کرینگے - جو پاکستان کے تمام ریڈیو سٹیشنوں سے نشر کی جائے گی -

مسئلہ کشمیر کے متعلق منسٹر اعلیٰ کی تصریحات

لائلپور ۲۰ مارچ - کل لائلپور میں ڈسٹرکٹ بورڈ کے سپاسنامے کا جواب دیتے ہوئے منسٹر اعلےٰ حکومت پنجاب آنریبل ملک محمد انور نے کہا حکومت پاکستان اب تک دیانتداری سے کشمیر کے قضیئے کو پُر امن طریق سے طے کرنے کی تدابیر جاری رکھی ہیں - لیکن اسکے برعکس ہندوستان کی پالیسی بالکل مختلف رہی ہے - لیکن اگر ہندوستان اپنے رویے پر اڑا رہا تو پھر پاکستان کو بھی اس گتھی کے سلجھانے کے لئے دیگر ذرائع اختیار کرنے پڑیں گے اور اگر پرامن طریقے ناکام ثابت ہوئے تو پاکستان کا ہر فرد کشمیر کو آزاد کرانے کے لئے تیار ہو جائے گا - آپ نے یہ بھی بتایا کہ آبیانے کا مسئلہ بھی حکومت کے نہایت ہی ہمدردانہ غور کے حاصل کر رہا ہے - موصوف نے تقریر کے آخر میں قبائلی دھڑے بندی کی مذمت کرتے ہوئے خارجی خطرات کی موجودگی میں باہم متحد رہنے کی اپیل کی - آپ نے یہ بھی بتایا کہ تعلیمات کے ڈپٹی کمشنروں کو خاص مسادات میں ۲۵ فی صدی کرایہ کم کرنیکا اختیار ہے

بھارت میں مسلمانوں کو شہری حقوق حاصل نہیں - انہیں مذہبی تقاریب تک منانے کی اجازت نہیں

کراچی ۲۰ مارچ آج پاکستان پارلیمنٹ میں حزب مخالف کے لیڈر مسٹر سرش چندر چٹوپادھیائے کی تقریر کا جواب دیتے ہوئے پاکستان کے وزیر خزانہ آنریبل ملک غلام محمد نے اس امید کا اظہار کیا کہ بھارت کی حکومت اور بھارتی لیڈر بھی بھارت میں اقلیتوں سے اسی طرح کا مساویانہ سلوک کرنے کی کوشش کرینگے جس طرح کہ پاکستان اپنی اقلیتوں کے تحفظ کے لئے کر رہا ہے مسٹر سرش چندر چٹوپادھیائے نے آج اپنی تقریر میں اس امر کا اعلان کیا تھا کہ اپوزیشن پارٹی آج کے مطالبات زر کی بحث میں حصہ نہیں لے گی وزیر خزانہ نے کہا کہ اسمبلی کے پہلے دن ہی وزیر اعظم پاکستان نے جو اقلیتوں کے بہترین دوست ہیں - اور اس مشکل مسئلے کا حل تلاش کرنیکی ہر امکانی کوشش کریں گے - نے یقین دلایا تھا کہ اقلیتوں کی ہر طرح حفاظت کی جائیگی - افسوس ہے کہ اپوزیشن نے پھر بھی ایسا فیصلہ کیا - مسٹر سرش چندر چٹوپادھیائے نے اس سے پہلے بتایا تھا کہ جب وہ وزیر اعظم پاکستان سے ملے تھے - تو آپ نے تفصیل کے ساتھ سب مجھے وہ تمام امور بتائے تھے - جن کے ذریعے آپ اس مسئلے پر قابو پانے کی کوشش کریں گے -

اجلاس کے شروع میں پاکستان کے نائب وزیر خارجہ نے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا - مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ بھارت میں مسلمانوں کو پورے شہری حقوق بھی حاصل نہیں ہیں - یہاں تک کہ مسلمانوں کو بعض مذہبی تقاریب بھی منانے کی اجازت نہیں دی جاتی - بھارت کے مقبوضہ کشمیر میں مسلمانوں پر جو ظلم ڈھائے جا رہے ہیں - اور وقتاً فوقتاً پاکستانی اخباروں میں بھی چھپتے رہے ہیں - ان کا بیشتر حصہ حقیقت پر مبنی ہے - ایسے ایسے خاص واقعات کی اطلاع کشمیر کمیشن کے ارکان کو بھی کر دی گئی ہے - آج اسمبلی نے جن مختلف محکموں کے متعلق ضمنی مطالبات زر کے منظوری دی وہ یہ ہیں - کسٹم - مرکزی ایکسائز - نمک - آمد پر ٹیکس - کارپوریشن - ترمیم - صوبائی ترمیم - اسٹامپ اور جنگلات کا ٹیکس - ان مطالبوں پر بحث کے دوران میں بعض تخفیف کی تحریکیں بھی پیش ہوئیں - لیکن یا تو وہ واپس لے لی گئیں یا ان پر رائے شماری کا مطالبہ نہ کیا گیا - آج بعض بحثوں کے جواب میں پاکستان کے وزرائے خزانہ و صنعت نے ایوان کو یقین دلایا کہ صنعتی سکیموں کو جلد از جلد عملی جامہ پہنانے کی کوشش کی جا رہی ہے - ترامیم پیش کرتے وقت ایک تحریک ریلوں میں درجوں کا امتیاز اڑانے کے متعلق بھی کی گئی - اور کہا گیا کہ چھوٹے اسٹیشنوں پر پانی وصفائی وغیرہ کی سہولتیں زیادہ بہم پہنچائی جائیں - اور کہ جنگ کے ایام میں مشرقی بنگال میں جو ریلوے لائنیں بند کر دی گئی تھیں - انہیں از سر نو چلا دیا جائے -

شاہ کی آمد کے خلاف ہڑتال

برسلز ۲۰ مارچ بلجیم کی گودیوں کے ۵۰ ہزار سے زائد کام کرنے والوں نے شاہ لیوپولڈ کے واپسی کے امکان کے خلاف بطور احتجاج ۲۴ گھنٹے کی ہڑتال کر دی ہے - آج بلجیم کی سوشلسٹ پارٹی کی قومی کانگرس نے ایک ریزولیوشن پاس کیا جس کا مطلب یہ ہے کہ تمام مملکت آئینی ذرائع سے شاہ کے واپسی کے مخالفت کی جائے

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور سے طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا -

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی اے - ایل ایل - بی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ   ھُوَ النّاصِرُ

جماعت چیچہ وطنی کی غلطی

(رقم فرمودہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ)

سندھ جاتے ہوئے جب گاڑی چیچہ وطنی پہنچی تو وہاں ایک معقول تعداد میں جماعت کے مرد و عورت موجود تھے۔ یہ دیکھ کر خوشی ہوئی کہ اتنی جماعت یہاں پائی جاتی ہے۔ اختر صاحب ساتھ تھے انہوں نے مشورہ دیا کہ جماعت بہت ہے باہر نکل کر مصافحہ کرنا بہتر ہوگا۔ میں باہر آگیا۔ مگر باہر آنا تھا کہ عورتوں کا ایک گروہ میری طرف لپکا اور ان میں سے بعض نے یا تو میرا ہاتھ پکڑ کر مصافحہ کرنا چاہا یا شاید ہاتھ کو چھونا چاہا۔ بہت کہا کہ عورتوں کے لئے یہ جائز نہیں۔ مگر میری کسی نے نہ سنی۔ اور چیچہ وطنی کے دوست خاموش اپنے خیال میں مگن رہے۔ میں مردوں سے مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھاتا تھا تو دائیں بائیں سے عورتوں کے ہاتھ لپکتے تھے۔ آخر یہ دیکھ کر کہ بھاگنے کے سوا کوئی چارہ نہیں۔ میں نے مردوں سے مصافحہ کرنے سے بھی انکار کر دیا اور ایک طرف چلا گیا۔ (اس وقت ایک صاحب جو نئے بطور افسر پہرہ ساتھ آئے تھے اور اختر صاحب پاس تھے۔ باقی پہرہ دار نہ معلوم دفتر نے کس ڈیوٹی پر لگا دئیے تھے۔ اگر تین آدمی بھی ہوتے تو دائیں بائیں اور آگے کھڑے ہو کر عورتوں کے ریلے کو روک سکتے تھے۔ مگر وہ غالباً پہرہ دار کے نام پر رکھے گئے تھے۔ مگر پرائیویٹ سیکرٹری صاحب نے کسی اور کام پر لگائے ہوئے تھے۔ کیونکہ جب میں نے ان سے پوچھا کہ پہرہ دار کہاں ہیں۔ تو انہوں نے حیرت کا اظہار نہیں کیا۔ نہ پہرہ داروں کو بلا کر تنبیہ کی کہ تم کہاں تھے بلکہ سادگی سے اس نئے دوست کی طرف اشارہ کیا کہ یہ جو ہیں۔ حالانکہ ہم تو بچپن سے یہ پڑھتے آئے ہیں کہ ایک اور چھ میں فرق ہوتا ہے۔ وہ صاحب ایک تھے اور پہرہ دار چھ ہیں۔)

انگریزی میں ایک مثل ہے کہ فلاں شخص یا قوم موقعہ پڑنے پر اپنے عام مقام سے اونچی ہو کر موقعہ کی نزاکت کو سنبھال لیتی ہے۔ مگر ہمارا دفتر بدقسمتی سے ہمیشہ موقعہ کی نزاکت یا موقعہ کی اہمیت کے مطابق نیچا ہو جاتا ہے۔ ورنہ یہ دیکھ کر کہ ایک جماعت تعلیم یا فنوں سے محروم ہے ریل کے بھٹہ پر کھڑے ہو کر اگر دفتر کا کوئی آدمی لوگوں کو بلند آواز سے بتاتا کہ تمہاری عورتیں خلاف شریعت کام کر رہی ہیں ان کو روکو تو فوراً جماعت کے لوگ سمجھ جاتے۔ مگر عورتوں کو پیچھے ہٹانے کے سوا۔ اور وہ بھی جب میں نے سختی سے تنبیہ کی اور کچھ بھی ان کو نہ سوجھا۔ کہا جا سکتا ہے کہ میں نے اب کیوں نہ کہا ظاہر ہے کہ (۱) گلے کی خرابی کی وجہ سے (۲) اس وجہ سے کہ میں تو گھرا ہوا تھا مجھے ایسا موقعہ دیتا کون تھا۔ نہ معلوم ہماری عقل کا معیار بلند کب ہوگا؟

میں ناظر دعوت و تبلیغ کو ہدایت کرتا ہوں کہ فوراً جماعت چیچہ وطنی کیلئے کوئی ایک مبلغ بھجوائے جو ان کو ان کی غلطی سے آگاہ کرے۔ اور باقی تمام جماعتوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ عورتوں کا بھی حق ہے کہ وہ خلیفۂ وقت کی زیارت کریں۔ پس اگر عورتوں کو وہ ساتھ لائیں تو ان کو سمجھا کر لائیں کہ وہ سلام کرتی ہوئی گزر جایا کریں۔ اور پہلے ان کو سامنے سے گزرنے کا موقعہ دیں۔ مگر یہ سمجھا کر لائیں کہ مصافحہ کرنے یا ہاتھ لگانے کی کوشش نہ کریں۔ جب وہ گزر جائیں تو مرد مصافحہ کیا کریں۔ اگر ایسا وہ نہیں کر سکتے تو عورتوں کو ساتھ نہ لایا کریں۔ ان کو درندوں کی طرح مجھ پر چھوڑ دینا یا بکریوں کی طرح پیچھے کھڑا کر دینا نہایت معیوب ہے۔

خاکسار مرزا محمود احمد (خلیفۃ المسیح الثانی)

لجنات اماء اللہ کیلئے

کتاب "مقامات النساء" کا امتحان زیر انتظام لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ۱۶ اپریل ۱۹۵۰ء کو منعقد ہوگا۔ تمام لجنات سے درخواست ہے کہ وہ ہر ایسی عورت کو اس امتحان میں شامل کرنے کی کوشش کریں جو اردو لکھنا پڑھنا جانتی ہو (امتحان صرف اردو حصہ کا ہوگا) پر زور تحریک کرنے کے بعد امتحان دینے والی بہنوں کی فہرست لجنہ اماء اللہ مرکزیہ میں ارسال فرمائیں۔

جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ

مجالس خدام الاحمدیہ — شعبہ مال

چندوں کی بروقت وصولی اور ترسیل نہایت ضروری ہے

گذشتہ سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ کے موقعہ پر اجتماع کا افتتاح فرماتے ہوئے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے خدام الاحمدیہ کے نظام میں بعض بنیادی تبدیلیاں فرمائی تھیں اس سے قبل مجلس کے چندہ کی کوئی شرح مقرر نہیں تھی۔ مگر اس موقعہ پر جب کہ حضور نے مجلس صدارت اپنے ذمہ لے لی۔ حضور نے مجلس کے چندہ کو لازمی قرار دیتے ہوئے اس کی شرح بھی مقرر فرما دی جو حسب ذیل ہے۔

برسر روزگار خدام سے ان کی ماہوار آمد پر ایک پائی فی روپیہ۔

کالج کے طلبہ سے ۴/ ماہوار

ہائی کلاسز کے طلباء سے ۱/ "

مڈل کلاسز کے طلباء سے ۱/ "

پرائمری کلاسز کے طلباء سے ۱/ "

اس کے ساتھ ہی حضور نے یہ بھی تاکید فرمائی کہ مجلس کے اخراجات کا سارا بوجھ خدام کو خود پورا کرنا ہوگا۔ حضور کی اس ہدایت کی روشنی میں مجالس کے بجٹ منگوائے گئے ہیں۔ اس وقت تک صرف ۸۱ مجالس نے اپنے بجٹ بھجوائے ہیں۔ بقیہ مجالس نے بار بار توجہ دلانے پر بھی ابھی تک اس طرف توجہ نہیں کی۔ نئے سال کا دوسرا مہینہ نصف گذر چکا ہے۔ پس جن مجالس نے اپنے بجٹ نہیں بھجوائے وہ جلد از جلد بھجوا دیں۔

بجٹ منگوانے کا اصل مقصد خرچ کا بجٹ تیار کرنے کیلئے آمد کا اندازہ کرنا ہوتا ہے یہ خرچ کا بجٹ تیار ہو چکا ہے۔ جملہ مجالس کو اس طرف توجہ کرنی چاہئیے کہ خدام سے ان کی شرح کے مطابق باقاعدہ اور بروقت چندہ وصول کر کے مرکز میں بھجوا دیا کریں تا مرکز کے کام نہ رکیں۔ اور نوجوانوں کو مستقل طور پر چھوٹی چھوٹی قربانی کی عادت رہے۔ یہ عادت بڑی قربانی کے وقت شرح صدر سے اس میں حصہ لینے کے لئے بڑی ممد ہوگی۔ قائدین مجالس اس طرف پوری توجہ کریں۔ اپنی مجلس کے اراکین کا چندہ پوری شرح سے باقاعدہ وصول کر کے بھجواتے رہیں۔ کسی کے ذمہ بقایا نہ رہے۔

نائب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

چوہدری محمد ظفر اللہ خانصاحب کیلئے دعا اور صدقہ

(۱) سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی تحریک کے مطابق جماعت احمدیہ حلقہ سنت نگر و رام نگر لاہور نے چوہدری صاحب موصوف کی صحت و عافیت اور اپنے مشن میں کامیابی کیلئے اجتماعی دعا کی۔ اور ایک بکرا بطور صدقہ ذبح کر کے غرباء میں تقسیم کیا۔ رشید احمد زعیم حلقہ

(۲) مکرم و محترم چوہدری ظفر اللہ خانصاحب وزیر خارجہ پاکستان کی صحت اور درازی عمر کیلئے ہر جمعہ میں مجموعی طور پر دعا کی جاتی ہے۔ آج دو بکرے بطور صدقہ ذبح کئے گئے۔ اللہ کریم آپ کو اپنی حفاظت میں رکھے۔ آمین

خاکسار قاسم الدین امیر جماعت احمدیہ سیالکوٹ

دیہاتی مبلغین کلاس میں داخلہ

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے جماعتوں کی تربیت و تعلیم و تبلیغ کیلئے تجویز فرمائی تھی کہ اگر دیہات کے ماحول میں گذارہ کر سکنے والے نوجوان تبلیغ کے لئے اپنی زندگیاں وقف کریں۔ تو ان کو ایک سال تعلیم دے کر باہر مقرر کیا جا سکتا ہے۔ اور اگر ہر سال پچاس نوجوان مرکز میں تربیت حاصل کر کے مختلف دیہات میں لگائے جائیں تو چند سالوں میں جماعت کئی گنا ترقی کر سکتی ہے۔ پس ایسے نوجوانوں سے جو کم از کم پرائمری پاس ہوں اپیل کی جاتی ہے کہ وہ اپنے تئیں خدمت دین کیلئے وقف کریں۔

جماعتوں کے عہدیداران سے بھی التماس ہے کہ وہ قابل اور محنتی نوجوانوں کو اس کام کے لئے تحریک کریں کہ وہ جلد از جلد اپنے نام بھجوائیں۔

مبارک وہ جو خدا کے لئے اپنی زندگی قربان کریں۔ کیونکہ وہی دائمی زندگی حاصل کرنے والے ہوں گے۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ ربوہ

روزنامہ ——— الفضل ——— لاہور

مورخہ ۲۱ مارچ ۵۰ء

267

خود بدلتے نہیں قرآں کو بدل دیتے ہیں

(۳)

حضرت امیر المومنین امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ نے جو کتاب موسومہ "اسلام اور ملکیت زمین" لکھی ہے۔ جیسا کہ ہم پہلے عرض کر چکے ہیں۔ آپ نے شروع ہی میں اس بات کی وضاحت فرما دی ہے۔ کہ اس میں جو کچھ لکھا گیا ہے۔ وہ ملکیت زمین کے متعلق اسلامی اصولوں کی وضاحت کرنے کے لئے لکھا گیا ہے۔ یعنی یہ دیکھا جائے۔ کہ اسلام کا نظریہ اس بارے میں کیا ہے۔ اب جو صاحب اس کتاب پر تبصرہ کرنا چاہتے ہوں۔ ان کے لئے تین طریقے ہو سکتے ہیں

(۱) جو کچھ اس میں لکھا گیا ہے۔ اسلامی اصول ایسے نہیں۔ (یا) جدا ہیں۔

(۲) جو اسلامی اصول بتائے گئے ہیں۔ اسلام کے رو سے ان میں حالات کے مطابق تبدیلی ہو سکتی ہے۔

(۳) اسلام کے اصول خواہ کچھ بھی ہوں۔ ہم ان کو نہیں مانتے۔

پہلے دو طریقوں سے کتاب پر تبصرہ کرنے سے انسان اسلام کے اندر رہ سکتا ہے۔ لیکن تیسرا طریق اسی وقت اختیار کیا جا سکتا ہے۔ جب اسلام سے دست برداری دے دی جائے۔ اور محض عقل پر انحصار رکھا جائے۔ ہمارا خیال ہے۔ کہ ہر انسان کا حق ہے۔ کہ ان دونوں باتوں میں سے جس بات کو وہ اختیار کرنا چاہے۔ اختیار کر سکتا ہے۔ اگر وہ چاہے۔ کہ اسلام کے اندر رہ کر یہ دیکھا جائے۔ کہ موجودہ حالات میں اسلامی اصول کیا ہیں۔ اور ان کا اطلاق کس طرح ہونا چاہیئے۔ تو یہ بھی اس کا حق ہے۔ اور اگر وہ چاہے۔ تو اس طرح بھی کر سکتا ہے۔ کہ اسلامی اصولوں کو بالکل نظر انداز کر دے۔ اور دیکھے کہ عقل کے نزدیک موجودہ حالات میں اس مسئلہ کے متعلق کیا صحیح اصول ہیں۔

افسوس ہے کہ آفاق کے تبصرہ نگار نے جو تبصرہ اس کتاب پر کیا ہے۔ اس میں یہ وضاحت نہیں کی گئی۔ کہ وہ ان دونوں موقفوں میں سے کونسا موقف اختیار کر رہے ہیں۔ مگر بظاہر یہی معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپ ایک مسلمان کی حیثیت سے ہی لکھ رہے ہیں۔ لیکن اگر آپ کے مقالوں کو غور سے پڑھا جائے۔ تو صاف کھل جاتا ہے۔ کہ آپ کے پیش نظر یہ نہیں ہے۔ کہ اسلام کے صحیح اصول معلوم کئے جائیں۔ بلکہ آپ مزارعوں کی موجودہ تکالیف سے اس قدر متاثر ہیں۔ کہ آپ کو یہ پروا نہیں ہے۔ کہ دیکھا جائے۔ کہ ان تکالیف کا حل اسلام میں کیا ہے۔ بلکہ جو حل وہ اپنے دل میں پہلے ہی تجویز کر چکے ہیں۔ وہ چاہتے ہیں۔ کہ کسی نہ کسی طرح وہ مان لیا جائے۔ اور آپ کے طریق بحث سے یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ ساقی ہی آپ کی یہ بھی خواہش ہے۔ کہ اس کو اسلامی اصول سمجھ کر مانا جائے۔ تاکہ ؏

رند کے رند رہے ہاتھ سے جنت نہ گئی۔

یہ طریق علمی طریق نہیں کہلا سکتا۔ کیونکہ اس سے خلط مبحث ہو کر گڑبڑ پیدا ہو جاتی ہے۔ اور انسان کسی نتیجہ پر نہیں پہنچ سکتا۔

سوال یہ ہے کہ آیا اسلام میں افراد کے لئے زمین کی ملکیت جائز ہے؟ دوسرا سوال جو اسی سے پیدا ہوتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ کیا اسلام اجازت دیتا ہے۔ کہ اسلامی حکومت بڑی بڑی زمینیں لوگوں سے چھین کر دوسروں کو تقسیم کر دے۔ یا اپنے پاس رکھ لے؟ ظاہر ہے۔ کہ ان مسائل پر صرف اسلام کے نقطۂ نظر سے ہی بحث ہو سکتی ہے۔ ہم عام نقطۂ نظر سے صرف اسی وقت اس پر بحث کریں گے۔ جب ہمیں اسلام کے اصولوں کو عقل کی کسوٹی پر جانچنا ہوگا۔ لیکن جب ہم اسلامی اصولوں کی حقانیت کے قائل ہیں۔ تو پھر ہمارا طریق یہی ہونا چاہیئے۔ کہ ہم دیکھیں کہ خدا تعالیٰ نے اس مسئلہ کے متعلق کیا فرمایا ہے۔ اور سنت رسول اللہ کیا کہتی ہے۔ اور ائمہ دین کی کیا رائے ہے۔

اب اگر کوئی شخص یہ دعویٰ کرتا ہے۔ کہ اس نے صرف اسلام کے ہی نقطۂ نظر سے اس سوال پر بحث کی ہے۔ تو تبصرہ کرنے والے کے لئے لازم ہے۔ کہ وہ صرف اسلام کے ہی نقطۂ نظر سے اس پر تبصرہ کرے۔ اور بتائے کہ یہ بات خدا تعالیٰ کے کلام۔ سنت رسول اللہ یا ائمہ کی رائے کے خلاف تھی۔ اور بات یوں نہیں یوں ہے۔ لیکن افسوس ہے۔ آفاق کے تبصرہ نگار ایسی کسی حدود کی پابندی نہیں کرنا چاہتے۔ آپ زیادہ تر اپنا خواہشاتی مقصد جذبات انگیزی سے حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں:

"در اصل موجودہ دور کا سب سے بڑا مسئلہ معاشی ناہمواری کا ہے۔ زندگی کے وسائل آج اس طرح بٹ گئے ہیں۔ کہ معاشرے کے چند افراد تو جائز ضرورت سے ہزار گنا زیادہ راحت سے ہم آغوش ہیں۔ اور باقی سارے لوگ سکرات موت میں مبتلا ہیں۔ اس افراط تفریط کی اصلاح وسائل حیات کی غیر عادلانہ تقسیم کی اصلاح سے ہی ہو سکتی ہے۔"

تبصرہ نگار کے خیال میں دو باتیں ہیں۔ ایک تو یہ کہ ہے۔ کہ موجودہ دور میں سب سے اہم مسئلہ معاشی ناہمواری کا ہے اور دوسرے یہ کہ اس کا علاج یہ ہے۔ کہ وسائل حیات کی غیر عادلانہ تقسیم کی اصلاح کی جائے۔ یہاں تک تو بات درست ہے۔ اسلام بھی عادلانہ تقسیم چاہتا ہے۔ لیکن اسلام کے نزدیک جو اصلاح کا طریق کار ہے۔ اسکو انفرادی ملکیت سے کوئی تعلق نہیں۔ وہ انفرادی ملکیت کو تسلیم کر کے عادلانہ تقسیم چاہتا ہے۔ اور ہم یہ ثابت کر سکتے ہیں۔ کہ ایسا ہو سکتا ہے۔ خلافت راشدہ کا عہد اس کی کھلی نظیر ہے حقیقت یہ ہے۔ کہ انفرادی ملکیت کو اگر تسلیم نہ کیا جائے۔ تو جو بھی تقسیم کی جائے گی۔ وہ عادلانہ ہو ہی نہیں سکتی۔ خیر یہ تو ایک جملہ معترضہ تھا۔ اور ہم ان شاء اللہ اس سوال پر علمی و عقلی نقطۂ نظر سے بھی روشنی ڈالیں گے۔ اصل سوال یہی ہے۔ کہ اسلام میں زمین کی ملکیت جائز ہے یا نہیں۔ اور آیا اسلامی حکومت معاشی ناہمواری کی اصلاح کے لئے افراد کو ان کی جائز ملکیت سے محروم کر سکتی ہے یا نہیں؟ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں انہی سوالات کا جواب دیا ہے۔ اور آپ نے ثابت کیا ہے۔ کہ زمین کی ملکیت جائز ہے اور اسلامی حکومت محض عادلانہ تقسیم کے لئے کسی کو اسکی جائز ملکیت سے بجبر محروم نہیں کر سکتی۔

تبصرہ نگار صاحب اپنے دل میں پہلے ہی سے یہ ٹھائے ہوئے ہیں۔ کہ بغیر تقسیم کے موجودہ معاشی ناہمواری کی اصلاح ہو نہیں سکتی۔ اور اگر ملکیت کو تسلیم کر لیا جائے۔ تو تقسیم نہیں ہو سکتی۔ یہ اصول در اصل اشتراکیت کا اصول ہے۔ اور اشتراکیت کے اصول سے ہی متاثر ہو کر تبصرہ نگار صاحب کوشش کرتے ہیں۔ کہ اسلام میں ملکیت ناجائز ثابت کریں۔ مگر وہ سیدھے طریق سے تو ایسا نہیں کر سکتے۔ اس لئے زیادہ تر جذبات انگیزی سے کام نکالنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:

"ملکیت زمین پر بحث کرتے ہوئے مصنف (امام جماعت احمدیہ) فرماتے ہیں۔ کہ رسول اکرم صلعم خلفائے راشدین اور صحابہؓ کی جائیدادیں تھیں۔ لیکن سوال یہ ہے۔ کہ کیا ان جائیدادوں کا اس وقت کے معاشرے پر وہی اثر تھا۔ جو آجکل جائیدادوں کا ہے۔ کیا جائیدادوں کے یہ مالک نعوذ باللہ اسی قسم کے مالک تھے جس طرح آج کل کے مالک اور زمیندار ہیں۔

بے شک صحابہؓ کی ملکیتیں تھیں۔ خدا کرے ایسی ہی ملکیتیں اب بھی ہوں۔ اور اب بھی ان کے مالک صحابہؓ کے اوصاف کے مالک ہوں۔ پاک نفس صحابہؓ کی ملکیتوں کا حوالہ دے کر آج کل کے ظالم زمینداروں کی ملکیتوں کا جواز ثابت کرنا ہماری سمجھ میں نہیں آتا۔"

یہ تبصرہ تو ایسا ہی ہے۔ جیسا کہ کہتے ہیں سوال از آسمان جواب از ریسمان یا مارو گھٹنا پھوٹے آنکھ سوال تو صرف ملکیت کا ہے۔ نہ کہ مالکوں کے اخلاق کا۔ یہ تو ایسی بات ہے۔ کہ قرون اولیٰ کے مسلمان تو غض بصر کے پابند تھے۔ اور اب مسلمان نہیں ہیں۔ اس لئے ان کی کم از کم ایک آنکھ نکال کر اندھوں کو لگا دینی چاہیئے۔ یا حکومت کے پاس جمع کر لی جائے۔

یہ مثال واقعی ذرا مبالغہ آمیز ہے۔ لیکن سوال یہ ہے۔ کہ قرون اولیٰ کے زمینداروں اور موجودہ زمینداروں میں ملکیت کی نوعیت کا فرق ہے یا اخلاق کا فرق ہے؟ اگر اختلاف اخلاق سے ملکیت کی نوعیت بھی تبدیل ہو جاتی ہے۔ تو تبصرہ نگار کو کم از کم ایک مثال ہی ایسی پیش کرنا چاہیئے تھی۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فلاں زمیندار کو اسکی ملکیت سے بد اخلاقی کی وجہ سے محروم کر دیا تھا۔ تبصرہ نگار کو تو ثابت کرنا چاہیئے تھا۔ کہ قرون اولیٰ میں ملکیت تھی ہی نہیں۔ اور امام جماعت احمدیہ نے جو حوالے دیئے ہیں وہ جھوٹے ہیں۔ یا ان سے غلط استدلال کیا گیا ہے۔ یہ کیا دلیل ہے۔ کہ وہ لوگ اپنی ملکیت کا صحیح استعمال کرتے تھے۔ اس لئے ان کی ملکیت اور قسم کی تھی۔

پھر اس سے یہ کس طرح ثابت ہو گیا۔ کہ زمینداروں کی ملکیت ختم کرنے سے ہی موجودہ معاشی ناہمواری کی اصلاح ہو سکتی ہے۔ جس کو عادلانہ تقسیم کہا جاتا ہے۔ جو سکرات موت کا اس وقت عالم چھایا ہوا ہے۔ اس کا ذمہ وار قطعاً اصول ملکیت نہیں ہے۔ بلکہ جیسا کہ ہم پہلے عرض کر چکے ہیں۔ اسکی وجہ وہ بد اخلاقی ہے جو ملحدانہ ذہنیت نے آج پیدا کر رکھی ہے۔ اور خواہ تمام زمین حکومت کی دسترس میں چلی جائے۔ جب تک سطح اخلاق گری رہے گی۔ یہ معاشی ناہمواری سے پیدا شدہ سکرات موت بھی اکثریت پر طاری رہے گا۔ ملکیت خواہ حکومت کی ہو۔ یا افراد کی اس سے کچھ فرق نہیں پڑتا۔ جو لوگ عیاشی کی ترغیبوں سے بھٹک سکتے ہیں۔ خواہ وہ زمینوں کے مالک ہوں یا زمینوں کی آمد تقسیم کرنے والے وہ تو بہر صورت اپنی راہیں پیدا کر لیتے ہیں۔ زمینوں کی آمد تقسیم کرنے والے محض ملکیت کی نوعیت تبدیل ہونے سے فرشتے تو نہیں بن جائیں گے۔ ہوگا تو صرف اتنا کہ ناجائز انتفاع کرنے والے بدل جائیں گے۔ پہلے روس کا مالک زار تھا۔ تو اب سٹالین ہو جائے گا یا کوئی اور۔ عوام کو کیا فائدہ ہوگا۔ ان سے معاشی ناہمواری اور اسکی وجہ سے جو سکرات موت طاری ہے۔ وہ تو ویسا ہی رہے گا۔ پرانے زمینداروں کی جگہ نئی قسم کے زمیندار پیدا ہو جائیں گے۔ ہاں ذرا لیبل ضرور بدل جائے گا۔ باقی

خاتم النبیین ولا نبی بعدی

ہم نے الفضل میں خاتم النبیین اور لا نبی بعدی کے متعلق علمائے متقدمین و متاخرین کی آراء شائع کی تھیں جن میں انہوں نے فرمایا ہے۔ کہ صرف نبوت تشریعی بند ہوئی ہے۔ غیر تشریعی نبوت کا دروازہ کھلا ہے۔

باقی صفحہ ۸ پر

احمدیہ جماعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین مانتی ہے

پانچ سو روپیہ انعام!

(از مکرم مولینا جلال الدین صاحب شمس سابق امام مسجد احمدیہ لنڈن)

(مندرجہ ذیل مضمون صیغہ مقامی تبلیغ ربوہ نے بصورت ٹریکٹ شائع کیا ہے۔ احباب ایک روپیہ فی سینکڑہ کے حساب سے منگوا سکتے ہیں)

احرار نے اپنی تقریروں اور اخبارات میں جماعت احمدیہ پر یہ اتہام باندھا ہے کہ وہ نعوذ باللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کی منکر ہے اور عام مسلمانوں سے روپیہ بٹورنے کی خاطر اشتہارات میں بھی یہ لکھا ہے کہ اس وقت "ختم نبوت" معرض خطر میں ہے۔ اس لئے دامے درمے سخنے احراریوں کی مدد کی جائے۔

میں بحیثیت ایک احمدی ہونے کے تمام مسلمانوں پر یہ واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ احرار کا یہ سراسر فریب ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کی مقدس جماعت حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کو بصدق دل خاتم النبیین یقین کرتی ہے چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی کتاب التبلیغ میں فرماتے ہیں:۔

۱۔ " نعتقد ان رسولنا خیر الرسل وافضل المرسلین وخاتم النبین وافضل من کل من یاتی وخلا۔

کہ ہمارا یہ پختہ اعتقاد ہے کہ ہمارے رسول محمد صلے اللہ علیہ وسلم تمام رسولوں سے بہتر اور افضل ہیں اور آپ خاتم الانبیاء ہیں اور تمام انسانوں سے جو گذر چکے ہیں یا آئندہ قیامت تک ہوں گے افضل و برتر ہیں۔ (التبلیغ آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۳۸۷)

۲۔ اور فرماتے ہیں:۔

"ہم اس بات پر ایمان لاتے ہیں کہ خدا تعالےٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے رسول اور خاتم الانبیاء ہیں" (ایام الصلح صفحہ ۸۶)

۳۔ اور فرماتے ہیں:۔

"ہمارے مذہب کا خلاصہ اور لب لباب یہ ہے کہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ اور ہمارا اعتقاد جو ہم اس دنیاوی زندگی میں رکھتے ہیں اور جس کے ساتھ ہم بفضل و توفیق باری تعالےٰ اس عالم گذران سے کوچ کریں گے یہ ہے کہ حضرت سیدنا و مولانا محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین اور خیر المرسلین ہیں۔ جن کے ہاتھ سے اکمال دین ہو چکا" (ازالہ اوہام صفحہ ۱۳۷)

۴۔ اور فرماتے ہیں:۔

"جس کامل انسان پر قرآن شریف نازل ہوا اس کی نظر محدود نہ تھی۔ اور اس کی عام ہمدردی میں کچھ قصور نہ تھا۔ بلکہ کیا باعتبار زمان اور کیا باعتبار مکان اس کے نفس کے اندر کامل ہمدردی موجود تھی اس لئے قدرت کی تجلیات کا پورا اور کامل حصہ اس کو ملا اور وہ خاتم الانبیاء بنا" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۷)

۵۔ اور فرماتے ہیں:۔

"ہمارے پاک رسول خاتم النبیین ہیں۔ اور آپ کے وجود مسعود پر رسولوں کا سلسلہ منقطع ہو گیا اس لئے کسی کو حق نہیں کہ آپ کے بعد نبوت مستقلہ کا دعویٰ کرے" (ترجمہ از عربی عبارت استفتاء صفحہ ۶۴)

۶۔ اور فرماتے ہیں:۔

"ہم مسلمان ہیں۔ خدا کی کتاب قرآن مجید پر کامل ایمان رکھتے ہیں۔ اور ہمارا ایمان ہے کہ سیدنا محمد صلے اللہ علیہ وسلم خدا کے نبی اور رسول ہیں اور آپ کا دین تمام دینوں سے افضل ہے۔ اور ہمارا یہ بھی ایمان ہے کہ آپ خاتم الانبیاء ہیں"

(مواہب الرحمٰن ترجمہ از عربی عبارت صفحہ ۶۶)

۷۔ اور فرماتے ہیں:۔

"ہم اس بات پر سچا اور کامل ایمان رکھتے ہیں ہیں جو خدا نے فرمایا ولٰکن رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ" (ایک غلطی کا ازالہ)

۸۔ اور فرماتے ہیں:۔

"مجھے اللہ جلشانہ کی قسم ہے کہ میں کافر نہیں ہوں لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ میرا عقیدہ ہے اور لٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت میرا ایمان ہے...... کوئی عقیدہ میرا اللہ اور رسول کے عقیدہ کے بر خلاف نہیں۔ اور جو کوئی ایسا خیال کرتا ہے خود اس کی غلط فہمی ہے اور جو شخص مجھے اب بھی کافر سمجھتا ہے اور تکفیر سے باز نہیں آتا وہ یقیناً یاد رکھے کہ مرنے کے بعد اس سے پوچھا جائے گا" (کرامات الصادقین صفحہ ۲۵)

۹۔ نیز فرماتے ہیں:۔

"ہم تو رکھتے ہیں مسلمانوں کا دیں
دل سے ہیں خدام ختم المرسلیں
شرک اور بدعت سے ہم بیزار ہیں
خاک راہِ احمدِ مختار ہیں
سارے حکموں پر ہمیں ایمان ہے
جان و دل اس راہ پر قربان ہے"

(ازالہ اوہام صفحہ ۷۶۶)

۱۰۔ مزید براں کوئی شخص جماعت احمدیہ میں اس وقت تک داخل نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ وہ بیعت کے وقت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کا بصدق دل اقرار نہ کرے۔ چنانچہ بیعت کے الفاظ میں یہ اقرار بھی شامل ہے :۔

"میں دین کو دنیا پر مقدم کروں گا۔ شرک نہیں کروں گا۔ اسلام کے تمام احکام کو بجا لانے کی کوشش کرتا رہوں گا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین یقین کروں گا"

ان شواہد کے ہوتے ہوئے یہ کہنا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے پیرو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہیں مانتے ایک سیاہ جھوٹ اور ناپاک بہتان ہے۔

اگر سید عطاء اللہ بخاری یا کوئی اور احراری حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کسی کتاب یا اشتہار یا مضمون سے یہ عبارت دکھا دیں کہ "حضرت رسول مقبول محمد صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین نہیں تھے۔ یا یہ کہ میں انہیں خاتم النبیین نہیں مانتا" تو ہم ایسے احراری کو فی الفور پانچ سو روپیہ انعام دیں گے

دوستو! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان مت بھولو۔ کفیٰ بالمرء کذباً ان یحدث بکل ما سمع کہ انسان کے جھوٹا ہونے کے لئے یہ کافی ہے۔ کہ ہر سنی سنائی بات پر اعتبار کر کے دوسروں سے کہنا شروع کر دے۔

پس چند غرض پرست اشخاص کی باتوں پر اعتبار نہ کریں۔ جنہوں نے احمدیت کی مخالفت کو کسب زر کا وسیلہ بنایا ہوا ہے۔ بلکہ خود تکلیف اٹھا کر احمدیہ لٹریچر کا مطالعہ کریں اور حقیقت کو پاویں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بانی جماعت احمدیہ کی بعثت کی غرض آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بزرگی و عظمت اور آپ کی روحانی بادشاہت کو دنیا میں دوبارہ قائم کرنا ہے۔ جیسا کہ حضور فرماتے ہیں:۔

" اے تمام وہ لوگو جو زمین پر رہتے ہو! اور اے تمام وہ انسانی روحو! جو مشرق اور مغرب میں آباد ہو۔ میں پورے زور کے ساتھ آپ کو اس طرف دعوت کرتا ہوں کہ اب زمین پر سچا مذہب صرف اسلام ہے اور سچا خدا بھی وہی ہے جو قرآن نے بیان کیا ہے۔ اور ہمیشہ کی روحانی زندگی والا نبی اور جلال اور تقدس کے تخت پر بیٹھنے والا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ جس کی روحانی زندگی اور پاک جلال کا ہمیں یہ ثبوت ملا ہے کہ اس کی پیروی اور محبت سے ہم روح القدس اور خدا کے مکالمہ اور آسمانی نشانوں کے انعام پاتے ہیں"

(تریاق القلوب صفحہ ۱۱-۱۲)

احمدیہ جماعت کی تمام کوششوں اور مساعی کا یہی نصب العین ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرح ہر احمدی کی یہی دلی خواہش ہے کہ ؎

جانم فدا شود بہ رہِ دینِ مصطفےٰ
این است کام دل اگر آید میسرم

(مسیح موعود علیہ السلام)

الناشر:۔ احمد خاں نسیم انچارج مقامی تبلیغ ربوہ ضلع جھنگ۔

یوم التبلیغ کیلئے ٹریکٹ

یوم التبلیغ کی تقریب پر ہم نے مندرجہ ذیل ٹریکٹ چھپوائے ہیں۔ احباب ہم سے بغرض تبلیغ منگوا سکتے ہیں۔ ایک ہزار کی قیمت ۱۰/۸ روپے ہے۔ ہر ایک ٹریکٹ چار صفحہ کا ہے (۱) آیت خاتم النبیین کی صحیح تفسیر (۲) تعلیم حضرت مسیح موعود علیہ السلام (۳) مسئلہ نبوت از اقوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام و بزرگان سلف علیہم السلام۔

قاسم الدین امیر جماعت احمدیہ سیالکوٹ

نقشہ بیعت بابت جنوری و فروری سنہ ۱۹۵۰ء

(۲)

عرصہ زیر رپورٹ میں پاکستان و ہندوستان میں ۳۳۰ افراد اور ممالک غیر میں ۱۸۸ احباب احمدیت میں داخل ہوئے تفصیلی نقشہ درج ذیل ہے۔ (انچارج بیعت)

سکونت نومبائعین	تعداد بیعت
ڈیرہ غازیخان	
چاہ اسمعیل والہ	۱
چاہ بڈے والہ	۲
میزان	۳
ضلع ملتان	
ملتان	۱
مباکیوں	۱
ڈیرہ بدرھو	۱
میزان	۳
ضلع جہلم	
ہرن پور	۱
دوالمیال	۱
میزان	۲
ضلع میانوالی	
میانوالی	۲
میزان	۲
ضلع کیمبل پور	
مانسر کیمپ	۱
میزان	۱
صوبہ سندھ	
کراچی	
شریف آباد	۸
طالب آباد	۱۶
دیہہ ڈکھیا للکنڈیارو	۱
ظفر اسٹیٹ	۲
گڑھو نزد الٰہی باڈہ	
خیرپور	۱
کوٹڑی	۱
کرنڈی خیرپور	۳
رادھن نزد دباڑہ	۱
حیدرآباد	۲
ناصر آباد	۱
نور آباد	۱

سکونت نومبائعین	تعداد بیعت
کراچی	۳
مالیر کنٹ کراچی	۱
میزان	۴۱
مشرقی پاکستان	
دیوان گنج	۱
رام چندرہ پور	۱
ڈھاکہ	۴
سنگریلش	۱
دیلو باگی ضلع ڈھاکہ	۴
تیج گاؤں ضلع ڈھاکہ	۱
نشیتہ سودائی	۱
لالہ سرائے	۲
ہیجرادی	۱
جبسیور	۱
راج شاہی	۱
گرد گا ضلع پیٹرا	۱
درگاپور "	۱
دھرمی پور "	۱
تراؤ "	۱
براہمنبڑیہ "	۱
کائیرٹ ضلع میمن سنگھ	۱
عبدائی "	۱
چارہ گاہ ضلع باکر گنج	۱
کاسیاکاب ضلع نواکھلی	۱
ضلع کھلنا	۱
میزان	۳۲
سرحد	
پشاور	۷
داتہ ضلع ہزارہ	۱
میزان	۸

سکونت نومبائعین	تعداد بیعت
بلوچستان	
کوئٹہ	۱
آزاد کشمیر	
ادب ضلع میرپور	۱
بڑودہ ضلع "	۱
میزان	۲
ریاست بہاولپور	
چک ۶۵ع/۴	۱
چک نمبر ۴۷ نہر مراد	۱
چک نمبر ۱۹۸ع نہر مراد	۲
میزان	۴
یوپی ہندوستان	
راٹھ ضلع ہمیرپور	۲
فتح پور	۴
بدھوئی ضلع بنارس	۲
اٹاوہ	۴
بندہ ضلع بدایوں	۱
اکبرآباد	۱
کانپور	۱
کٹیا ضلع ہمیرپور	۱
میزان	۱۶
اڑیسہ	
بھدرک	۳
کوٹیلہ	۲
میزان	۵
حیدرآباد دکن	
یادگیر	۱
سکندرآباد	۳
رائچور	۱
میزان	۵

سکونت نومبائعین	تعداد بیعت
ریاست اجمیر	
کرشن گڑھ	۲
مالابار	
کرونگاپلی	۲
بمبئی	
بمبئی	۱
مغربی بنگال	
ضلع ۲۴ پرگنہ	۲
کلکتہ	۱
میزان	۳
ہندوستانی کشمیر	
تمنہ ضلع بارہ مولہ	۱
ہیفڑدہ	۲
ہانجی پور ضلع اننت ناگ	۱
چک ایمبرچ ضلع اسلام آباد	۴
میزان	۸
غیر ممالک	
انڈونیشیا	
سنگاپور	
برما	
نائیجیریا	
فری ٹاؤن	
جرمنی	
انگلستان	
عدن	
بورنیو	
دمشق	
ہالینڈ	
ڈچ گیانا	
سوڈان	
گولڈ کوسٹ افریقہ	
سیرالیون	
ٹانگانیکا	
میزان	۱۸۸

ہڑتالوں وغیرہ کے متعلق جماعت احمدیہ کا رویہ!

نظارت امور عامہ سے بعض دوستوں نے جو ڈاک خانہ کے ملازم ہیں۔ دریافت کیا ہے کہ ان ہڑتالوں میں احمدیوں کا کیا رویہ ہونا چاہیئے۔ سو اس کے جواب میں بذریعہ اخبار ہذا تمام احمدی احباب کو آگاہ کیا جاتا ہے۔ کہ اس قسم کی جدوجہدوں کے بارہ میں جماعت احمدیہ کا ہمیشہ سے یہ رویہ رہا ہے۔ کہ وہ ان سے الگ رہی ہے۔ اور جب کبھی بھی کسی محکمہ کی طرف سے ہڑتال کی گئی ہے۔ ہمیشہ احباب کو یہ نصیحت کی جاتی رہی ہے کہ وہ قرآن مجید کی صریح ممانعت "ینھاکم عن الفحشاء والمنکر والبغی" کو ملحوظ رکھیں چنانچہ جہاں تک میری معلومات ہیں۔ احمدی احباب نے بفضلہ تعالیٰ قرآن مجید کے اس صریح ارشاد کو ملحوظ رکھا ہے اگرچہ ان کے بعض ساتھیوں کی طرف سے تکلیف پہنچائی گئی۔ کہ وہ کیوں ہڑتالیوں کے ساتھ شریک نہیں ہوئے۔ اور انقلاب سے پہلے حکام کی طرف سے بھی کوئی ایسی تدابیر اختیار نہیں کی گئیں۔ کہ جن سے ان کی ایذا دہی کی روک تھام ہوتی۔ اور احباب نے "ان اللّٰہ مع الصٰبرین" کے ارشاد کے ماتحت صبر اور تحمل سے کام لیا۔ اب بھی نظارت امور عامہ احباب سے یہی امید رکھتی ہے۔ کہ وہ ہر قیمت پر اللہ تعالیٰ کے مذکورہ بالا ارشاد کو ملحوظ رکھیں گے۔

انقلاب سے پہلے جب اساتذہ کی طرف سے ہڑتال کی گئی تو میں نے اساتذہ کے جائز مطالبہ کی تائید کرتے ہوئے حکام بالا کو ہر عمدہ طریق سے توجہ دلائی۔ کہ ان مطالبات کو حتی الوسع پورا کیا جائے۔ اور ایسا ہی ہڑتال کرنے والے لیڈروں کو بھی لکھا۔ کہ ہڑتال سے مقصد آپ کا اپنی ناراضگی کا اظہار اور اپنے حقوق کا حصول ہے۔ اگر یہ مقصد بغیر شورش پیدا کرنے کے نیک ذرائع سے حاصل ہو جائے۔ تو پھر شورش پیدا کرنے اور کام چھوڑنے سے کوئی فائدہ نہیں بلکہ نقصان ہے۔ اور یہ کہ ہم اساتذہ کی طرف سے ان کی تائید میں آواز اٹھائیں گے۔ اور جائز ذریعہ سے ان کی مدد کریں گے۔ چنانچہ اساتذہ نے اس تجویز کو پسند کیا اور جو احمدی ہڑتال میں عملاً شریک نہیں ہوئے۔ یہ سمجھ کر کہ وہ مرکز کے مشورہ کے تابع ہیں۔ ان پر کسی ناراضگی کا اظہار نہیں کیا گیا۔ اب بھی ہماری جماعت کا رویہ انشاء اللہ یہی ہوگا۔ کہ جہاں ہم ہڑتال میں شریک نہیں ہوں گے۔ وہاں ہم ہر معقول طریق سے ڈاک خانہ کے ان ملازمین کی تائید میں آواز اٹھائیں گے جنہیں یہ جائز شکایت ہے۔ کہ حکومت کی طرف سے ان کے مطالبات پر کماحقہ توجہ نہیں کی گئی۔

اس تعلق میں نظارت امور عامہ نہ صرف اپنی جماعت سے تعلق رکھنے والے احباب کو بلکہ تمام مسلمان بھائیوں کو خواہ وہ ملازم ہیں یا نہیں۔ یہی مشورہ دیتی ہے۔ کہ پاکستان ایک نہایت ہی نازک دور میں سے گذر رہا ہے۔ اس وقت ملک کے اندر شورش پیدا کرنا کسی صورت میں بھی مفید نہیں۔ بلکہ نقصان دہ ہے۔ اصل چیز کیان حکومت کی استواری اور مضبوطی ہے اگر پاکستان کا وجود صحیح سالم اور مضبوط رہا۔ تو پھر حقوق کا حاصل کرنا کوئی مشکل بات نہیں۔ وہ انشاء اللہ حاصل ہو کر رہیں گے۔ نظام حکومت کی سلامتی۔ اسلام کے احکام کی پابندی میں ہے۔ اسلام ہر قسم کی بغاوت سے منع کرتا ہے۔ یہ آیت جو اوپر درج کی گئی ہے۔ ہر جمعہ میں خطیب نمازیوں کو خطبہ جمعہ میں پڑھ کر سناتا ہے۔ اور تلقین کرتا ہے کہ وہ اس حکم کو ملحوظ رکھیں۔ احکام الٰہی کی پابندی دونوں پر ہے۔ رعایا پر بھی اور ارکین حکومت پر بھی۔ اور اس کے لئے ہر فرد اپنی اپنی جگہ پر مسئول ہے۔ کسی کو یہ کہنا زیبا نہیں دیتا۔ کہ چونکہ فلاں فرد اس پر عمل نہیں کرتا۔ میں بھی نہیں کرتا۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم حکومت کو بھی سمجھائیں۔ کہ وہ رعایا کے حقوق کی نگہداشت رکھے۔ اور رعایا کو بھی سمجھائیں۔ کہ وہ ہر قسم کی باغیانہ تحریکات سے الگ رہیں۔ جو نظام حکومت کی بنیادوں کو ہلا دینے والی ہیں۔ وما علینا الا البلاغ

(ناظر امور عامہ سلسلہ عالیہ احمدیہ)

گمشدہ بچے کی تلاش

ربوہ سے پیلی بیگم کا لڑکا عمر دس سال۔ گیارہ بجے سے غائب جمعہ کے بعد ۱/۲ ۳ بجے کی گاڑی پر جو لائل پور جاتی ہے سوار ہو گیا۔ چنیوٹ۔ لائل پور۔ گوجرہ میں تلاش کی گئی ہے۔ ابھی تک سراغ نہیں ملا۔ احباب اپنی اپنی جگہ اس کا خیال رکھیں۔ جہاں بھی ملے فوراً اسے ربوہ پہنچانے کا انتظام کریں۔ حلیہ حسب ذیل ہے۔

نام۔ محمود اشرف رگو لگاتا ہے۔ مگر نام اپنا لکھ سکتا ہے۔ رنگ:۔ سیاہ چہرہ گول۔ آنکھیں سیاہ درمیانی موٹی۔ قد ۳ فیٹ۔ جسم دبلا۔ قمیص سفید۔ بادامی ٹول کی۔ پتلون کا رنگ نیم بادامی دلسری پاؤں میں سفید رنگ کے فلیٹ (بوٹ)

(اسے اگر زمین پر لکھنے کا اشارہ کیا جائے۔ تو اپنا نام محمود اشرف لکھ سکتا ہے۔

(ناظر امور عامہ)

تحریک چندہ مساجد ہالینڈ و امریکہ کے متعلق ضروری وضاحت

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا سندھ سے تازہ ارشاد

ہالینڈ کی مسجد عورتوں کے چندہ سے اور امریکہ کی مسجد مردوں کے چندہ سے تیار کی جائے

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے بذریعہ مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب یہ ارشاد موصول ہوا ہے۔ کہ حضور کا منشاء مبارک یہ ہے۔ کہ ہیگ (ہالینڈ) کی مسجد احمدی مستورات کے چندہ سے اور واشنگٹن (امریکہ) کی مسجد احمدی مردوں کے چندے سے تعمیر کی جائے۔ احباب اور احمدی بہنیں دفتر ہذا کے پہلے اعلان میں اس کے مطابق تصحیح فرمالیں۔

مساجد کو اسلامی عبادت اور قومی تنظیم میں بہت بڑا مقام حاصل ہے۔ یہ مساجد غیر ممالک میں تبلیغ اسلام کے لئے انشاء اللہ تعالیٰ مستقل مراکز کا کام دیں گی۔ مسجد کی تعمیر کے متعلق آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ:۔

من بنی للہ مسجداً بنی اللہ لہ بیتاً فی الجنۃ۔ (حدیث)

یعنی جو شخص اللہ تعالےٰ کے لئے مسجد تیار کرے گا۔ اللہ تعالےٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنائے گا۔"

حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ان دو تحریکات کا اعلان فرما کر جماعت کے ہر مرد اور عورت کو اپنے لئے جنت میں مکان تیار کرنے کا موقعہ بہم پہنچایا ہے۔ اس وقت تک جو اطلاعات ملی ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ لجنات اماء اللہ منظم کوشش کر رہی ہیں۔ امید ہے اس اعلان کے مطابق احمدی مرد بھی مسجد امریکہ کی تعمیر کے لئے دل کھول کر حصہ لیں گے۔ اور ہر جگہ کی جماعتیں بالخصوص مجالس خدام الاحمدیہ خاص جدوجہد فرمائیں گی

وعدوں کی فہرستیں جلد سے جلد مکمل کر کے سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے حضور براہ راست یا دفتر ہذا کو مندرجہ ذیل پتہ پر جلد سے جلد بھجوادی جائیں۔ وعدوں کے لئے فارم الگ بھجوائے جارہے ہیں۔

خاکسار عبد الرشید قریشی وکیل المال ثانی تحریک جدید ربوہ ضلع جھنگ

پاکستان اور افغانستان

ایرانی اخبار کا تبصرہ

روزنامہ "ایران" مورخہ یکم مارچ ۱۹۵۰ء میں ایک مضمون "پاکستان اور افغانستان" کے عنوان سے شائع ہوا ہے۔ جس میں برطانوی ہند سے افغانستان کے تعلقات اور آزاد قبائلی علاقہ کی ایک مختصر تاریخ دیتے ہوئے بتایا گیا ہے۔ کہ قبائلیوں کی برطانیہ سے نفرت کے باوجود ان کی سرزمین اس علاقہ کا ایک حصہ تھی۔ جس پر برطانیہ کا قبضہ تھا۔ اخبار مذکور لکھتا ہے کہ:-

"استقلال پاکستان پر پٹھان قبائلیوں نے ایک نئی اسلامی اور ترقی پسند حکومت کے قیام کا خیر مقدم کیا۔ اور اس امر پر سے حد مسرور ہوئے۔ کہ ان کی سرزمین نئے اسلامی ملک کا ایک حصہ ہو گئی ہے۔ برطانوی دور حکومت میں بھی ان قبائلیوں کا ان علاقوں سے اقتصادی طور پر گہرا تعلق تھا جن پر برطانیہ کی حکومت تھی۔ اور وہ ان تمام تعلیمی اور طبی آسانیوں نیز زرعی ترقیوں سے استفادہ حاصل کرتے رہتے تھے۔ جو برطانوی ہند سے ملحق ہونے کی وجہ سے انہیں حاصل تھیں۔

پٹھانستان کے قیام کے متعلق افغانستان کے مطالبہ اور پاکستان کی طرف سے اس کی طرف نامنظوری کا تذکرہ کرتے ہوئے اخبار مذکور لکھتا ہے:

"افغانی حکومت روز افزوں آزاد پٹھانستان کا پروپیگنڈا کر رہی ہے۔ اس نے پاکستان اور ہندوستان کے درمیان تعلقات کی کشیدگی سے فائدہ اٹھا کر ہندوستان سے جس نے پاکستان کی آزادی کو دل سے تسلیم نہیں کی۔ نزدیکی اور دوستانہ تعلقات قائم کر لئے۔ اور یہ چیز پاکستانی مسلمانوں کی توقع کے خلاف تھی۔

آگے چل کر اخبار مذکور نے لکھا ہے کہ آزاد علاقہ کے مسئلہ نے افغانستان اور پاکستان میں اختلافات پیدا کر دیئے ہیں۔ اور یہ مسئلہ عالم اسلام کے لئے تردد کا باعث بنا ہوا ہے۔ کیونکہ اسے پاکستان اور ہندوستان کے کشمیر پر اختلاف سے اور نیز ہندوستان میں مسلمانوں کی قابل رحم حالت سے علیحدہ نہیں کیا جا سکتا۔ آخر میں اخبار مذکور نے اس متحدہ محاذ کا ذکر کرتے ہوئے جو احمد شاہ ابدالی اور ہندوستان کے دیگر ایرانیوں نے جنوبی مرہٹوں کے خلاف قائم کیا تھا۔ لکھا ہے کہ اگر مسلمان اپنے دشمنوں کے مقابلہ میں کامیاب نہ ہوتے تو آج ہندوستان میں کوئی افغان یا مسلمان نظر نہ آتا۔ اتحاد سے ہم دنیا کو فتح کر سکتے ہیں۔

دھلی میں فساد!

نئی دھلی ۱۹ مارچ۔ آج شام کو دہلی میں مسلمانوں پر اکا دکا حملوں میں دو مسلمانوں کو ہلاک اور تین کو مجروح کیا گیا۔ پریس ٹرسٹ آف انڈیا کی اطلاع کے مطابق یہ حملے مشرقی بنگال کے فسادات کے متعلق ہندو مہاسبھا کے ایک جلسہ کے بعد شروع ہوئے۔ یہ حملے چاوڑی بازار اور ترکمان دروازہ کے علاقوں میں ہوئے۔ شہر میں پولیس گشت کر رہی ہے۔

لاہور میں یوم عبد القادر

(ہمارے نامہ نگار کے قلم سے)

لاہور ۲۰ مارچ: آج حلقہ ارباب ذوق کے زیر اہتمام "یوم عبد القادر" منایا گیا۔ عبد العزیز ملک نے اپنی صدارتی تقریر میں سر عبد القادر کی غیر معمولی ہر دلعزیزی کا ذکر کیا۔

مولانا صلاح الدین احمد نے ایک مقالہ پڑھا جس میں انہوں نے بتایا کہ سر سید اسکول میں عبد القادر کی کیا حیثیت تھی۔ اور اردو کلچر کو فروغ دینے کے لئے انہوں نے کیسی کیسی کوششیں کیں۔

پاکستان کے نام شاہ ایران کا پیغام تہنیت

کراچی ۲۰ مارچ: شاہ ایران نے کراچی سے روانگی سے قبل ایران مراجعت کے وقت گورنر جنرل پاکستان کے نام مندرجہ ذیل پیغام دیا ہے۔

آپ کے عظیم الشان اور محبوب ملک سے رخصت ہوتے وقت پاکستان کے اولوالعزم باشندوں کی طرف سے پر جوش اور محبت بھرے خیر مقدم پر ایک مرتبہ پھر صمیم قلب سے تشکر و امتنان کا اظہار کرتا ہوں۔ میری بالخصوص درخواست ہے کہ آپ باشندگان پاکستان کو میری جانب سے تہنیت اور دوستی کا پیغام پہنچا دیں۔ جن کی ترقی اور خوشحالی کے لئے میں بارگاہ رب العزت میں دست بدعا ہوں۔

(بقیہ صفحہ ۳)

اس پر "پیغام صلح" لکھتا ہے

"یہ بالکل صحیح ہے۔ لیکن کاش اس کے ساتھ ہی یہ بھی بتایا جاتا کہ وہ تمام نبوت عامہ اور غیر تشریعی نبوت کو ولایت سے بڑھ کر یقین نہ کرتے تھے۔ بلکہ ولایت ہی کا دوسرا نام انہوں نے نبوت عامہ یا غیر تشریعی نبوت قرار دیا تھا۔"

اگر پیغام صلح تکلیف کر کے وہ حوالے بھی درج کر دیتا۔ تو کیا اچھا ہوتا۔ حوالوں کے بغیر ہم کس طرح مان سکتے تھے۔ مثلاً پیغام صلح کو یہ بتانا چاہیئے کہ حضرت محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ نے فلاں جگہ فرمایا ہے کہ غیر تشریعی نبوت کا مطلب صرف ولایت ہے۔ وقس علی ہذا

پھر پیغام صلح نے مسیح موعود علیہ السلام کا بھی ایک حوالہ پیش کیا ہے۔ کیا پیغام صلح کو معلوم نہیں۔ کہ آپ ہی نے یہ فرمایا ہے کہ

"جس جس جگہ میں نے نبوت یا رسالت سے انکار کیا ہے صرف ان معنوں سے کیا ہے کہ مستقل طور پر کوئی شریعت لانے والا نہیں ہوں اور نہ میں مستقل طور پر نبی ہوں۔ مگر ان معنوں سے کہ میں نے اپنے رسول مقتدا سے باطنی فیوض حاصل کر کے اور اپنے لئے اس کا نام پا کر اس کے واسطہ سے خدا کی طرف سے علم غیب پایا ہے رسول اور نبی ہوں مگر بغیر کسی جدید شریعت کے۔ اس طور کا نبی کہلانے سے میں نے کبھی انکار نہیں کیا۔ بلکہ انہی معنوں سے خدا نے مجھے نبی اور رسول کر کے پکارا ہے۔ سو اب بھی میں ان معنوں سے نبی اور رسول ہونے سے انکار نہیں کرتا۔ اور میرا یہ قول کہ "من نیستم رسول و نیاوردہ ام کتاب"، اس کے معنی صرف اس قدر ہیں کہ میں صاحب شریعت نہیں ہوں۔" (ایک غلطی کا ازالہ)

جب مسیح موعود علیہ السلام نے ایک قاعدہ کلیہ ہم کو بتا دیا ہے۔ تو پھر ایسے حوالے پیش کرنا جن سے نبوت اور رسالت کا انکار نکلتا ہے۔ کہاں کی دیانتداری ہے؟ یہ کتنا ظلم ہے کہ حکم نے جو حدود لگائی ہیں۔ آپ ان کو نظر انداز کر دیتے ہیں اور اس طرح اپنوں اور غیروں کو دھوکا دیتے ہیں۔

آپ سے ایک سیدھا سا سوال ہے "کیا آپ مسیح موعود علیہ السلام کو "امتی نبی" یا غیر تشریعی نبی مانتے ہیں یا نہیں؟ ہم امتی نبی کے معنے نہیں ۴ پوچھتے۔

آپ صرف یہ بتائیں کہ حضور علیہ السلام امتی نبی یا غیر تشریعی نبی ہیں یا نہیں؟ دیکھئے ہم خاتم النبیین کے وہ معنی نہیں کرتے۔ جو غیر احمدی کرتے ہیں۔ لیکن ہم علی الاعلان حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین کہتے ہیں آپ مسیح موعود علیہ السلام کو امتی نبی یا غیر تشریعی نبی کہنے سے کیوں جھجکتے ہیں؟ سوال یہ ہے کہ وہ امتی نبی یا غیر تشریعی نبی ہیں یا نہیں؟ کیا پیغام صلح کے پاس اس کا کوئی جواب ہے؟

وزیر اعظم سے مشرقی بنگال کے ہندوؤں کی ملاقات

مسلم لیگ کے وفد سے دفاع اور مہاجرین کی آبادکاری کے مسائل پر گفتگو

ڈھاکہ ۲۰ مارچ، وزیر اعظم پاکستان مسٹر لیاقت علی نے گذشتہ شب مشرقی بنگال کے اقلیتوں کے وفد کو شرف ملاقات بخشا۔ اور مشرقی بنگال کے حالیہ ہنگاموں میں فرقہ اقلیت کے جن افراد کو نقصان پہنچا ہے۔ ان کی امداد اور آبادکاری کے متعلق وفد کے ارکان سے تبادلہ خیالات کیا۔ وزیر اعظم نے انہیں ہدایت کی کہ وہ اس ضمن میں مخصوص تجاویز پیش کریں۔ اور ۲۱ مارچ کو پھر ان سے ملاقات کریں۔

وزیر اعظم نے صوبائی مسلم لیگ کے ایک چھ رکنی وفد سے بھی ملاقات کی۔ جس کی قیادت صوبائی لیگ کے صدر مولانا اکرم خاں کر رہے تھے۔ اس ملاقات میں صوبہ کے دفاع اور مہاجرین کی آبکاری کے مسائل پر گفتگو ہوئی۔ ملاقات کے بعد مولانا اکرم خاں نے ایسوسی ایٹڈ پریس آف پاکستان کو بتایا کہ وہ گفتگو سے قطعی مطمئن ہیں۔

اقلیتی وفد کی قیادت مشرقی بنگال اسمبلی میں حزب مخالف کے لیڈر مسٹر بی کے داس کر رہے تھے۔ انہوں نے وزیر اعظم سے ملاقات کے بعد ایسوسی ایٹڈ پریس کو بتایا۔ کہ وزیر اعظم کو مشرقی بنگال کی اقلیتوں سے بڑی ہمدردی ہے۔ اور انہوں نے ان کی امداد کے لئے دلی تشویش اور بے تابی کا اظہار کیا ہے۔

وزیر اعظم نے کل ڈھاکہ پہنچنے کے بعد ۵ گھنٹے تک مشرقی بنگال کی کابینہ سے ملاقات کی معلوم ہوا ہے کہ اس ملاقات میں مہاجرین کی آبادکاری کے مسئلہ پر گفتگو ہوئی۔ جو مغربی بنگال کی سرحدوں کو عبور کر کے روز افزوں تعداد میں مشرقی بنگال میں داخل ہو رہے ہیں۔ اس کانفرنس میں صوبائی حکومت کے چیف سکرٹری اور ریلیف کمشنر بھی موجود تھے

وزیر اعظم نے تحقیقاتی مشن منظور کر لیا

بروسلز ۲۰ مارچ بلجیم کے کیتھولک وزیر اعظم ایم گاسٹن ایکنسز جنہوں نے شاہی مسئلہ کو حل کرنے کے لئے اگلے اقدام کے متعلق برسوں سے اختلاف پر کل استعفا دے دیا تھا۔ آج انہوں نے نئی حکومت کے بنانے کے خیال سے ایک "تحقیقاتی مشن" کا قیام منظور کر لیا۔

جاپان پاکستان سے ایک لاکھ ٹن گندم خریدے گا

ٹوکیو ۲۰ مارچ پاکستان سے ایک لاکھ ٹن گندم خریدے گا۔ جس کی قیمت ۲۵۳۵۰۰۰ پونڈ اسٹرلنگ کے برابر ہو گی۔ یہ اطلاع جاپان کی انگریزی زبان کی خبر رساں ایجنسی نے جاپان کی بین الاقوامی تجارت و صنعت کی وزارت کے حلقوں کے توسط سے دی ہے۔

ایجنسی نے مزید بتایا کہ جاپان پاکستان سے ساڑھے تین لاکھ پونڈ پٹ سن اور کپاس کی چالیس ہزار گانٹھیں بھی خریدے گا۔ ایجنسی نے یہ بھی بتایا ہے کہ اپریل تا جون کے کوٹہ کے ماتحت جاپان پاکستان سے کپاس کی چھ ہزار گانٹھیں خریدیگا

ایرانی کابینہ نے استعفا دیدیا

طہران ۲۰ مارچ۔ ایران کے وزیر اعظم محمد سعید کی حکومت نے آج استعفا دیدیا۔ شاہ نے وزیر اعظم محمد سعید سے کہا ہے کہ وہ نئی حکومت کی تشکیل تک کام کرتے رہینگے۔ پاکستان کی سیاحت سے شاہ کی واپسی پر اس حکومت کے استعفا کی امید کی جا رہی تھی۔ وزیر اعظم محمد سعید کی اس حکومت کو عام طور پر نگران حکومت سمجھا جا رہا تھا۔ اس حکومت کے خلاف پارلیمنٹ سینٹ اور پریس کڑی نکتہ چینی کر رہے تھے

وزیر خارجہ پاکستان سے اگلے ہفتہ مشورہ کیا جائے گا

لیک سکیس ۲۰ مارچ۔ خبر آئی ہے کہ کشمیر کا مسئلہ طے کرنے کے لئے چار طاقتی قرارداد کے پیش کرنے والے ملکوں کے نمائندے اگلے ہفتہ پاکستان اور بھارت کے نمائندوں سے گفت و شنید کریں گے دونوں ملکوں کے نمائندے اپنی حکومتوں کے جواب کا انتظار کر رہے ہیں۔

آل انڈیا ریڈیو نے خبر نشر کی ہے۔ امیر البحر کو ثالث مقرر کرنے والا ۱۱ اور ڈاکٹر گراہم کو ان کا نائب مقرر کرنے ۲ کی تجویز ختم کر دی گئی ہے۔

شرق اردن کی آئندہ حکومت کے بارے میں شاہ عبداللہ کا اعلان

عمان ۲۰ مارچ شاہ عبداللہ نے پرسوں یہ اعلان کیا ہے کہ عام انتخابات کے بعد کابینہ آج کل کی طرح براہ راست بادشاہ کے سامنے جوابدہ نہیں رہے گا۔ بلکہ پارلیمنٹ کے سامنے جوابدہ ہو گا۔

یہ اعلان شاہ نے ایک نشری تقریر میں کیا ہے۔ اس تبدیلی کے لئے آئین میں ترمیم کی ضرورت پیش آئے گی۔ اعلان میں کہا گیا ہے کہ ملک کو دو گرانبار صدمات سے نجات دلانے کے بعد اور مختلف سمجھوتوں سے گلو خلاصی حاصل کرنیکے بعد یہ ترمیم کی جائے گی۔

نئی فلسطینی اردنی پارلیمنٹ کے انتخابات اپریل میں ہوں گے۔ بادشاہ نے اپنے اعلان میں لوگوں کو مشورہ دیا کہ ایک ایسے ایوان کے لئے رائے دیجئے جو حکومت سے تعاون کرے۔ اور جسے ہمارا اعتماد حاصل ہو۔

لاہور میں دانتوں کی صفائی کا ہفتہ

لاہور ۲۰ مارچ۔ قومی صحت کے سلسلہ میں دانتوں کی جو اہمیت ہے۔ اسکے پیش نظر پاکستان کے دندان سازوں نے صحت دندان کا ہفتہ منانے کا اہتمام کیا ہے۔ جو ۲۰ مارچ سے شروع ہو کر ۲۶ مارچ تک جاری رہے گا۔ ایک نمائش کا بھی اہتمام کیا جائے گا۔ جس میں سلائیڈوں اور موشن پکچروں کے ذریعہ منہ کی صفائی کے طریقے سمجھائے جائیں گے۔

دندان سازی کے کالج کے پرنسپل ڈاکٹر گل کا خیال ہے کہ پاکستان کے تقریباً ۵۰ فیصدی لوگ پائریا کے شکار ہیں۔ لیکن پورے ملک میں لے دے کے ۳۰۰ مستند دندان ساز ہیں لاہور کی بارہ لاکھ کی آبادی ہے اور دندان ساز یہاں صرف ۷۰ ہیں۔ حالانکہ ہر ۱۲۰۰ آدمیوں پر ایک دندان ساز ہونا چاہیئے۔

لاہور میں دندان سازی کا جو کالج ہے۔ بس وہی پورے پاکستان میں اپنی نوعیت کا ایک کالج ہے۔ اس سے متعلق دندان سازی کا ہسپتال ہے۔ جس میں سو سے زیادہ مریضوں کا روز علاج کیا جاتا ہے۔ اب وہاں بچوں کے دانتوں کے علاج کے لئے الگ ایک شعبہ قائم ہو گیا ہے۔